۴۸۶

حصہ

غنچۂ ماتم
معروف
نوحہ جات سلام

مؤلفہ

محمد یٰسین خاں۔ یٰسین دہلوی

پتہ

لالہ شنکر داس سانول داس تاجران کتب دریبہ کلاں دہلی

افضل بکڈپو ۱۳۵۳ پہاڑی بھوجلا دہلی

علیمی پرنٹنگ ورکس دہلی

تعداد ۲۰۰۰

مرثیہ

آل حضرت یہ کہتے تھے روکر
بے کسوں پہ نہ ستم کر +
ظالم اتنا نہ کر ڈر خدا سے
باندھتا کیوں ہے مشک جکڑ کر
جال کیوں تو نے ایسا بچھایا
قید غم سے ہمیں تو رہا کر
پانی قطرہ نہ ہمکو پلایا + +
کیا ملا شمر تجکو ستا کر
شمر کہتا تھا آل نبی سے
کہہ رہے تھے وہ پیارے سراسر
ہم ہیں معصوم بنت پیغمبر
کہہ رہے تھے وہ مقتل کے اندر
بابا علی اور نبی میرے نانا +
رہ گئے کہتے دونو برادر
جب کہا نارہ اللہ اکبر +
ڈر خدا سے شمر از ستمگر
باز آ شمر اللہ سے ڈر

چھوڑ دے ہم یتیموں ظالم
چھوڑ دے ہم یتیموں کو ظالم
باز آ اب تو جور و جفا سے
چھوڑ دے ہم یتیمون کو ظالم
بے خطا تو نے ہم کو پھنسایا
چھوڑ دے ہم یتیمونکو ظالم
رحم ظالم نہ کچھ تجکو آیا +
چھوڑ دے ہم یتیمون کو ظالم
تشنہ لب ہیں نہ رکھو لگا تری ہیں
چھوڑ دے ہم یتیمون کو ظالم
ہم کو اتنا نہ کر دیکھ مضطر
چھوڑ دے ہم یتیمون کو ظالم
شمر نے سنکے لیکن نہ مانا
چھوڑ دے ہم یتیمون کو ظالم
عرش کرسی لرزتے تھے تھر تھر
چھوڑ دے ہم یتیموں کو ظالم
کیوں اٹھاتا ہے ہمپر خنجر

دونوں یوں کہتے تھے اٹھا کر
سر نہ تن سے ہمارا جدا کر
ظلم تو او بے حیا تو حیا کر
شیر خواروں پہ نیزہ چلایا
لاڈلے ہم ہیں سبط پیغمبر
کوفیوں نے ستم یہ اٹھایا
دل جگر کے ٹکڑے ہیں جان مضطر
سات دونو تھے لیکن برادر
یہ گئے باغ جنت میں کہکر

چھوڑ دے ہم یتیموں کو ظالم
بچوں کے پیاسے ہیں خوف خدا کر
چھوڑ دے ہم یتیموں کو ظالم
دھار خنجر کا پانی پلایا
چھوڑ دے ہم یتیموں کو ظالم
آل حضرت پہ خنجر چلایا
چھوڑ دے ہم یتیموں کو ظالم
کیا شہادت تھی اللہ اکبر
چھوڑ دے ہم یتیموں کو ظالم

دیگر

حق نے تعریف کی ہے قرآنمیں
دونو بھائی حسن حسین تھے
قدم ثابت تھے اپنے ایمان میں
لاڈلے تھے نبی کے دلارے
خیمہ انکا تھا عربستان میں
جہاں لاکھوں تھے اس میدان میں
کلمہ پڑھتا ہوں اللہ نبی کا
کلمہ سنا شمر نے لایا نہ دھیان میں
اپنے نانا کی امت کے خاطر

نام انکا ہے دونو جہان میں
اپنے نانا کے نور عین سے تھے
نام انکا ہے دونوں جہان میں
ایسے پیارے تھے زہرا کے پیارے
نام انکا ہے دونو جہان میں
نام انکا ہے دونو جہان میں
لال فرزانہ ہوں میں علی کا
نام انکا ہے دونو جہان میں
زیر خنجر یہ گردن ہے حاضر

کیا شکر یہ ادا اس آن میں ہے — نام انکا ہی دو جہانین ہے
حسین قتل ہوئے لڑائی میں — پیا الماس حسن نے جدائی میں
رہا باقی نہ سانس اِس جان میں — نام اُن کا ہے دو جہان میں
کری امت پہ جان نثاری — جو نہ ملنے ابھی وہ ہے ناری
یہی اب ہر درد زبان میں ہے — نام اُن کا ہے دونو جہانین
اہل بیت نبی کے نواسے — ہوئے شہید دنیا سے پیاسے
گئے جنت کہ وہ لامکان میں — نام ان کا ہے دونو جہانین
کوفیوں نے ستم یہ اٹھایا — آل حضرت پے خنجر چلایا
ہوا شور بپا سب جہان میں — نام ان کا ہے دو جہان میں
بے گناہ قتل انکو کیا ہے — شمر ظالم تجھے کیا ہوا ہے
کہا قاسم نے یہ میدان میں — نام ان کا ہے دونوں جہانیں
لاش اکبر کی رن میں لے آئی — کہا زینب نے زاری میں بھائی
مجھ دکھیا کو چھوڑا جہان میں — نام ان کا ہے دونو جہانیں
شوق دل میں بھرا ہے ایسا — روضہ دیکھوں میں پیارے نبی کا
نہیں کال کہا ہے قرآن میں — نام اُن کا ہے دونو جہانین

مرثیہ

بچہ مسلم یہ رو کر پکارے — ہائے بابا جہانسے سدھارے
چھوڑا کہ دلنو کو کس سہارے — ہائے بابا جہانسے سدھارے

ماڑ کس پر کرینگے بسرا در ہے
لٹ گئے ہم تو کوفہ میں ہارے
ہے یہ رنج و الم ہم پہ بھاری ہے
آہ سوزانکہ ہیں لب پہ نارے
پہلے خوشتر تھے ہم دونوں بھائی
غم زدہ ہیں ہم غم کے مارے
باپ کے غم میں ہے جان مضطر
کہہ رہے ہیں یہ احباب سارے
آپکے دم سے تھا دور غم تک
ماہ تابان تھے تو ہم ستارے
درد دل کا سنائینگے کس کو
آج تک تھی نہ آئین خبر بھی
اب تو نظر آئے دن میں تارے
غم میں غم ہے مصیبت پڑی ہے
مولا جلدی لگا دو کنارے

اپنا رہا اور نہ ما در ہے
ہائے بابا جہاں سے سدہارے
بگڑی تقدیر کیسی ہماری
ہائے بابا جہان سے سدھارے
اب یتیم ہوگئے ہیں دو بھائی
ہائے بابا جہاں سے سدھارے
ہے پریشان یوں اپنا گھر بھر
ہائے بابا جہان سے سدھارے
بے فکر تھے ہم تو دولو اب تک
ہائے بابا جہان سے سدھارے
حال اپنا دکھائینگے کس کو
شام آئی کس پہر سے سحر بھی
ہائے بابا جہان سے سدھارے
کفنی لیسن کی کھنو میں اڑ رہی ہے
ہائے بابا جہان سے سدھارے

نوحہ

کہنا یہ دم قتل حسین ابن علی کا لئے شمر ٹھہر جا
پیاسا ہے کئی دن کا محمد کا نواسا اے شمر ٹھہر جا۔

پوری ہوئی جاتی ہے تمنائے شہادت ہو اوج پہ قسمت

کرنے دے ادا اجر خدا شکر کا سجدہ ائے شمر ٹھہر جا

خنجر میرے سینہ سے دم بھر کو ہٹا لے بیکس کی دعا لے

ہے جمعہ کا دن اب آخری پڑھنے دے دو نا ٭

ہے حق سے شہادت پہ مرے وعدۂ بخشش کرنے دی گذارش

موقع ہے یہی بخشش امت کی دعا کا ٭

بیمار اسے چھوڑ کے میں آیا کہ تا سے کیا حال ہو جانے

صغرا کے تشفی کیلئے لکھنا ہے پرچا ٭

اصغر ہے نہ اکبر ہے نہ قاسم کا بھتیجا تاریک ہے دنیا

تھنے دے مری آنکھوں کے آگے سے اندھیرا ٭

محبوب خدا کون تھے جانا مجھ کس نے پالا مجھے کس نے

میں کون ہوں کیا اتنا مناسب ہے جتانا ٭

حیوان کو بھی دیتے ہیں اسوقت میں پانی ائے دشمن جانی

میں سبط نبی ہوں مجھے کر ذبح نہ پیاسا ٭

ائے شمس رکھی تیغ گلوئے شہ دین پر مانا نہ ستم گر

ہر چند کہا آپ نے ائے شمر ٹھہر جا

تال

مسلم ہونڈے نا علی بنا نبی بنا حسین بنا گیان مان بنا

اک لشتی دُر دہ خیبر، دوجے دیو ہاں کے راجا
فتح ہوندی نا علی بنا ہی بنا ,,
تیغ جڑین نے ہاتھ میں لینا دوجے کام نہ کچھ بجز کہنا
تیغ چلدی نا علی بنا ہی بنا ,,
ایک مینو ملک ہی مرا دوجے ہندو یہان کے راجا ,, ,,
گدھ بدھ ہوندی نا علی بنا ہی بنا ,, ,, ,,
ایک وہ جو کافر جس کا دریا میں بیڑا اٹکا
وہ تو نکلی نا علی بنا ہی بنا ,, ,, ,, ,,
ایک مینو عقل کمی دوجے نام ہے راقم میرا ,, ,,
عقل ہوندی نا علی بنا ہی ۔۱۰

نوحہ

زنداں میں کہا بانو نے سوا آکے سکینہ	دم تن سے نکل جائے نہ گھبرا کے سکینہ
زینب نے کہا تم در زندان پہ نہ جاؤ	مارے نہ طمانچہ کوئی جھنجلا کے سکینہ
جب دیکھتی تھی شمر ستمگار کو آتے	مادر سے لپٹ جاتی تھی تھرا کے سکینہ
روتی تھی مچلتی تھی جو در زندان ستم میں	بابا کے لیئے رات کو غم کھا کے سکینہ
کہتی تھی یہ بانو کہ کہاں سینہ شبیر	لو خاک ہی پر لیٹ ہی رہو آ کے سکینہ
عباس یہ فرمانے تجھے دلوا دو جو رخصت	پانی تمہیں پلوائیں ابھی لا کے سکینہ
بادشہ دیں ہیں یہ کہتی تھی تڑپ کر	ڈھونڈے ہے تمہیں تبلاؤ کہاں جا کے سکینہ
زندان میں ہوتا تھا عجب حشر لطافت	روتی جو سر رات کو ٹکرا کے سکینہ

کیا معلوم نہیں ہے

۱۵ سال کے بعد ریاست جے پور کی ملازمت ترک کر کے حکیم ڈاکٹر کریم الدین خانصاحب نے دہلی میں مطب جاری کر رکھا ہے۔ اور اہل شہر کو آپکی دواؤں کا اسقدر شوق ہوا کے مدت سے حکیم صاحب موصوف کو عام دواخانہ جاری کرنے پر مجبور کر رہے تھے چنانچہ حکیم صاحب نے زر کثیر صرف کر کے دواخانہ کھولدیا ہے جسکی افتتاح ہز ہائنس نواب میر زعلی خاں بہادر فرماں روائے ریاستخیرپور کی طرف سے ہوئی اور معززین شہر کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ اور امید ظاہر کی کہ حکیم صاحب اہل شہر کی طلبی اہم ترین خدمات انجام دیں گے۔

میں اعلان کرتا ہوں کہ ہمارے دواخانہ کی دوائیں نہایت صحیح اور سائنٹفک طریقہ پر ہوتی ہیں۔ جسقدر دوائیں مفرد و مرکب طب یونانی میں اسوقت رائج ہیں قریب قریب سب مل سکتی ہیں

ایک مرتبہ آزمانہ شرط ہے

المشتہر

منیجر دواخانہ کریمی یونانی بازار مٹیا محل دہلی